ختم نبوت

کورس

موضوع

عقیدہ ختم نبوت

سبق نمبر 21

عنوان

مرزا قادیانی کے جھوٹ و کریکٹر

انوارِ ختمِ نبوت ٹرسٹ پاکستان

زیرِ نگرانی

انٹرنیشنل ختم نبوۃ مومنٹ پاکستان

سبق نمبر 21 کا خلاصہ:

اس سبق میں ہم پڑھیں گے:

(1) مرزا قادیانی کا کریکٹر

(2) مرزا قادیانی کے دس جھوٹ

(3) جھوٹے کے متعلق قرآن کا حکم

(4) جھوٹا شخص مرزا قادیانی کی نظر میں

صدق وکذب مرزا

سب سے پہلے آپ کے سامنے مرزا قادیانی کے دس جھوٹ ذکر کیے جائیں گے۔اس موضوع میں ہم مدعی (دعویٰ کرنے والے) ہوں گے۔پہلی بات تو یہ ہے کہ مرزائی تو اس موضوع کو تسلیم ہی نہیں کرتے اگر مجبوری کے تحت انہیں تسلیم کرنا پڑے تو وہ مدعی یعنی دعویدار بن جاتے ہیں حالانکہ یہ اصول غلط ہے۔جو فریق جو موضوع پیش کرے اصولاً اس کو اس کا مدعی ہونا چاہیے۔ مرزا قادیانی کے کردار کا موضوع چونکہ ہماری طرف سے پیش ہوا ہے۔لہٰذا مدعی (دعویٰ کرنے والے) ہمیں ہونا چاہیے اور حیات ووفات کا موضوع عموماً مرزائیوں کی طرف سے پیش ہوتا ہے اور وہ اس پر مصرّ ہوتے ہیں لہٰذا وفات مسیح علیہ السلام کے مسئلہ میں مدعی انہیں ہونا چاہیے۔

مرزا قادیانی کے جھوٹا ہونے کی پہلی دلیل

ابتدائے کلام:

کذبات مرزا بیان کرنے سے قبل ان آیات کو بار بار دہرانا چاہیے:

لَعْنَتَ اللهِ عَلَى الْكٰذِبِيْنَ۔ (آل عمران:61)

ترجمہ: جو جھوٹے ہوں ان پر اللہ کی لعنت۔

(2)۔ وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰى عَلَى اللهِ كَذِبًا اَوْ قَالَ اُوْحِيَ اِلَيَّ وَلَمْ يُوْحَ اِلَيْهِ شَيْءٌ۔ (الانعام:93)

ترجمہ: اور اس شخص سے بڑا ظالم کون ہوگا جو اللہ پر جھوٹ باندھے، یا یہ کہے کہ مجھ پر وحی نازل

کی گئی ہے۔حالانکہ اس پر کوئی وحی نازل نہ کی گئی ہو۔

(3)۔ فَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنْ كَذَبَ عَلَى اللهِ وَكَذَّبَ بِالصِّدْقِ اِذْ جَاءَهُ اَلَيْسَ فِيْ جَهَنَّمَ مَثْوًى لِّلْكٰفِرِيْنَ۔ (الزمر: 32)

ترجمہ: اب بتاؤ کہ اس شخص سے بڑا ظالم کون ہوگا جو اللہ پر جھوٹ باندھے، اور جب بھی بات اس کے پاس آئے تو وہ اس کو جھٹلا دے؟۔کیا جہنم میں ایسے کافروں کا ٹھکانہ نہیں ہوگا؟

نیز جھوٹ کے متعلق مرزا قادیانی کے اپنے فتوے بھی بار بار بیان کرنے چاہئیں۔

جھوٹ کے متعلق مرزا قادیانی کے اپنے فتوے

(1) جھوٹ بولنا مرتد ہونے سے کم نہیں۔

(ضمیمہ تحفہ گولڑویہ درحاشیہ: صفحہ 20۔روحانی خزائن: جلد 17، صفحہ 56)

(2) جھوٹ بولنے سے بدتر دنیا میں اور کوئی برا کام نہیں۔

(تتمہ حقیقۃ الوحی: صفحہ 26۔روحانی خزائن: جلد 22، صفحہ 459)

(3) تکلف سے جھوٹ بولنا گوہ (پاخانہ) کھانا ہے۔

(ضمیمہ انجام آتھم: صفحہ 59۔روحانی خزائن: جلد 11، صفحہ 343)

(4) جھوٹ کے مردار کو کسی طرح نہ چھوڑنا۔یہ کتوں کا طریق ہے نہ انسانوں کا۔

(انجام آتھم: (خدائی فیصلہ) صفحہ 43۔روحانی خزائن: جلد 11، صفحہ 43)

(5) ایسا آدمی جو ہر روز خدا پر جھوٹ بولتا ہے اور آپ ہی ایک بات تراشتا ہے اور پھر کہتا ہے کہ یہ خدا کی وحی ہے جو مجھ کو ہوئی ہے ایسی بدذات انسان تو کتوں اور سوروں اور بندروں سے بدتر ہوتا ہے پھر کب ممکن ہے کہ خدا اس کی حمایت کرے۔

(براہین احمدیہ: حصہ پنجم، صفحہ 126، 127۔روحانی خزائن: جلد 21، صفحہ 292)

(6) وہ کنجر جو ولدالزنا کہلاتے ہیں وہ بھی جھوٹ بولتے ہوئے شرماتے ہیں۔

(شحنہ حق: صفحہ 60۔روحانی خزائن: جلد 2، صفحہ 386)

(7) جب ایک بات میں کوئی جھوٹا ثابت ہو جائے تو پھر دوسری باتوں میں بھی اس پر اعتبار نہیں رہتا۔

(چشمہ معرفت: صفحہ 222۔روحانی خزائن: جلد 23، صفحہ 231)

(8) جھوٹ بولنا اور گوہ (پاخانہ) کھانا ایک برابر ہے۔

(حقیقۃ الوحی: صفحہ 206۔ روحانی خزائن: جلد 2، صفحہ 215)

اب ہم نمونہ کے طور پر مرزا قادیانی کے چند جھوٹ پیش کرتے ہیں۔ اس کے سارے جھوٹ ذکر کرنا ابھی ممکن نہیں ہے۔

جھوٹ نمبر 1:

اولیاء گزشتہ کے کشوف نے اس بات پر قطعی مہر لگا دی کہ وہ (مسیح موعود۔ ناقل) چودہویں صدی کے سر پر پیدا ہوگا اور نیز یہ کہ پنجاب میں ہوگا۔

(اربعین نمبر 2: صفحہ 23، طبع چناب نگر (ربوہ)، روحانی خزائن: جلد 17، صفحہ 371)

نوٹ: قادیان میں پرنٹ شدہ نسخہ میں انبیاء کا لفظ ہے۔ بعد کے ایک ایڈیشن میں یہ وضاحت کی گئی کہ لفظ انبیاء غلطی سے لکھا گیا اور اب نئے ایڈیشن میں یہ وضاحت بھی حذف کر دی گئی ہے۔

اولیاء جمع کثرت ہے اور جمع کثرت دس سے اوپر ہوتی ہے، اس لیے کم از کم دس معتمد اولیاء کے نام پیش کرو جنھوں نے بذریعہ کشف مہر لگائی ہو اور ولی ایسا ہو جس کو دونوں فریق صحیح ولی مانیں۔ ہم کہتے ہیں کہ مرزا کا یہ سفید جھوٹ ہے کسی تسلیم شدہ ولی نے اس بات کی وضاحت نہیں کی کہ مسیح چودہویں صدی میں ہوگا اور نیز یہ کہ پنجاب میں ہوگا۔ یہ تمام اولیاء کرام پر جھوٹ ہے۔

جھوٹ نمبر 2:

اے عزیزو تم نے وہ وقت پایا ہے جس کی بشارت تمام نبیوں نے دی ہے اور اس شخص کو یعنی مسیح موعود کو تم نے دیکھ لیا جس کے دیکھنے کیلئے بہت سے پیغمبروں نے بھی خواہش کی تھی۔

(اربعین نمبر 4: صفحہ 13۔ روحانی خزائن: جلد 17، صفحہ 442)

یہ بھی بالکل صاف جھوٹ ہے کسی ایک پیغمبر نے بھی یہ خواہش نہیں کی۔

اگر تم سچے ہو تو کوئی دلیل پیش کرو۔

جھوٹ نمبر 3:

یہ بھی یاد ہے کہ قرآن شریف میں بلکہ توریت کے بعض صحیفوں میں بھی یہ خبر موجود ہے

کہ مسیح موعود کے وقت طاعون پڑے گی بلکہ حضرت مسیح علیہ السلام نے بھی انجیل میں یہ خبر دی ہے۔ (کشتی نوح: صفحہ 5۔ روحانی خزائن: جلد 19، صفحہ 5)

اسی عبارت کے متعلق اس صفحہ پر حاشیہ لکھا ''مسیح موعود کے وقت میں طاعون کا پڑنا بائبل درج ذیل کتابوں میں موجود ہے۔ (دیکھو۔ زکریا، انجیل متی 24/4، مکاشفات 22/8)

یعنی مرزا قادیانی کا دعویٰ ہے کہ زکریا باب 14 آیت 12، انجیل متی باب 24 آیت ہے اور مکاشفات باب 22 آیت 8 میں طاعون کا پڑنا موجود ہے۔

اس عبارت میں ایک جھوٹ نہیں بلکہ خدا تعالیٰ کی تین آسمانی کتابوں پر تین عدد جھوٹ ہیں۔ مذکورہ کتب کے ان صفحات پر ہرگز مسیح موعود کے وقت طاعون پڑنے کا ذکر نہیں ہے۔

مرزائی دھوکہ:

جب مرزائیوں سے سوال کیا جاتا ہے کہ قرآن مجید میں مسیح موعود کے وقت طاعون پڑنے کا ذکر کہاں ہے؟ تو مرزائی جواب دیتے ہیں کہ قرآن مجید کی اس آیت میں مسیح موعود کے وقت میں طاعون پڑھنے کا ذکر ہے اور یہ آیت پڑھتے ہیں:

وَاِذَا وَقَعَ الْقَوْلُ عَلَيْهِمْ اَخْرَجْنَا لَهُمْ دَابَّةً مِّنَ الْاَرْضِ تُكَلِّمُهُمْ اَنَّ النَّاسَ كَانُوْا بِاٰيٰتِنَا لَا يُوْقِنُوْنَ۔ (النمل: 82)

ترجمہ: اور جب ہماری بات پوری ہونے کا وقت ان لوگوں پر آن پہنچے گا تو ہم ان کے لئے زمین سے ایک جانور نکالیں گے جو ان سے بات کرے گا کہ لوگ ہماری آیتوں پر یقین نہیں رکھتے تھے۔

اور کہتے ہیں کہ مرزا قادیانی نے اپنی کتاب نزول المسیح: صفحہ 38، 39، 40۔ روحانی خزائن: جلد 18، صفحہ 416 تا 418 میں اس ''دَابَّةُ الْاَرْضِ'' سے مراد طاعون لیا ہے اور مرزائی اس آیت کو طاعون پر اس طرح چسپاں کرتے ہیں کہ ''دابۃ الارض'' سے مراد ''چوہا'' ہے جو زمین سے نکلے گا اور ''تُكَلِّمُهُمْ'' کا مطلب ہے کہ ''ان کو کاٹے گا۔''

جواب اول:

کسی مفسر، کسی محدث، کسی مجدد نے یہاں دابۃ سے مراد طاعون اور طاعون کا چوہا نہیں

لیا، یہ مرزا قادیانی کا اپنا افتراء ہے ہم بلا خوف وتردّد قادیانی امت کو چیلنج کرتے ہیں کہ وہ تیرہ صدیوں کے کسی مجدد کا نام پیش کریں جس نے اس آیت میں دابۃ الارض سے مراد طاعون لیا ہو۔

جواب ثانی:

اگر بالفرض تمہاری یہ مَن گھڑت تفسیر مان بھی لی جائے تو... اس میں یہ کہاں لکھا ہے کہ یہ طاعون مسیح موعود کے وقت میں پڑے گا؟ تقریب تام نہیں ہے۔

جواب ثالث:

خود مرزا غلام احمد قادیانی نے اس آیت کی متعدد تفسیریں بیان کی ہیں۔ چنانچہ اپنی کتاب ازالہ اوہام: حصہ دوم، صفحہ 209 پر لکھتا ہے:

وَاِذَا وَقَعَ الْقَوْلُ عَلَيْهِمْ اَخْرَجْنَا لَهُمْ دَابَّةً مِّنَ الْاَرْضِ۔ (النمل: 82)

یعنی ''جب ایسے دن آئیں گے جو کفار پر عذاب نازل ہو اور ان کا وقت مقدّر قریب آجائے گا تو ہم ایک گروہ ''دابۃ الارض'' کا زمین سے نکالیں گے وہ گروہ متکلمین کا ہوگا جو اسلام کی حمایت میں تمام ادیان باطلہ پر حملہ کرے گا یعنی وہ علماء ظاہر ہوں گے جن کو علم کلام اور فلسفہ میں یدِ طولیٰ ہوگا۔ (ازالہ اوہام: حصہ دوم، صفحہ 503۔ روحانی خزائن: جلد 3، صفحہ 370)

اس عبارت میں خود مرزا قادیانی نے ''دابۃ الارض'' سے مراد متکلمین اور علماء ظاہر لیے ہیں۔ معلوم ہوا ''دابۃ الارض'' سے مراد طاعون یا طاعون کا چوہا نہیں ہے۔

اسی طرح اپنی کتاب حمامۃ البشریٰ میں ''دابۃ الارض'' سے مراد ''علمائے سوء'' لیا ہے:

ا?ن نَّقُوْلَ اِنَّ الْمُرَادَ مِنْ دَابَّةِ الْا ?رْضِ عُلَمَاءِ سُوْءِ الَّذِيْنَ يَشْهَدُوْنَ بِاَقْوَالِهِمْ اَنَّ الرَّسُوْلَ حَقٌّ وَ الْقُرْآنُ حَقٌّ، ثُمَّ يَعْمَلُوْنَ الْخَبَائِثَ وَيَخْدِمُوْنَ الدَّجَّالَ، كَا?نَّ وُجُوْدَهُمْ مِنَ الْجُزْئَيْنِ۔۔ جُزْءٌ مَّعَ الْاِسْلَامِ وَ جُزْءٌ مَّعَ الْكُفْرِ، ا?قْوَالُهُمْ كَا?قْوَالِ الْمُو ?مِنِيْنَ، وَا ?فْعَالُهُمْ كَا?فْعَالِ الْكَافِرِيْنَ۔ فَا?خْبَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنْ ا?نَّهُمْ يَكْثُرُوْنَ فِيْ آخِرِ الزَّمَانِ، وَ سُمُّوْا دَابَّةُ الْاَرْضِ لِاَنَّهُمْ ا?خْلَدُوْا اِلَى الْاَرْضِ، وَ مَا ا?رَادُوْا ا?نْ يُّرْفَعُوْا اِلَى السَّمَاءِ... الخ

(حمامۃ البشریٰ: صفحہ 86۔ روحانی خزائن: جلد 7، صفحہ 308)

ترجمہ: کہ ہم یہ کہیں کہ دابۃ الارض سے مراد علماءسوء ہیں جو اپنے اقوال سے یہ گواہی دیتے ہیں کہ رسول حق ہے اور قرآن حق ہے لیکن پھر بھی وہ گندے کام کرتے ہیں۔اور دجال کی خدمت کرتے ہیں۔گویا ان کا وجود دو اجزا سے مرکب ہے۔ایک جز اسلام کے ساتھ ہے۔اور دوسرا جز کفر کے ساتھ۔ان کے اقوال مومنوں کے اقوال کی مانند اور ان کے افعال کافروں کے افعال جیسے ہیں۔پس یہی وجہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے یہ پیشگوئی فرمائی کہ (علماءسو) آخری زمانے میں کثرت سے ہوں گے اور ان کا نام دابۃ الارض رکھا گیا ہے کیونکہ وہ زمین کی جانب جھکے ہوئے ہوں گے اور نہیں چاہیں گے کہ انہیں آسمان کی طرف بلند کیا جائے۔

(اردو ترجمہ حمامۃ البشریٰ:صفحہ 317)

یہاں مرزا قادیانی نے دابۃ الارض سے مراد علمائے سو یعنی منافقین کو لیا ہے۔پھر اس سے مراد طاعون کا چوہا کیسے ہو گیا؟ کہاں علمائے سوء؟ کہاں علمائے متکلمین؟ اور کہاں طاعون کا چوہا؟ یہ تینوں اقوال آپس میں متضاد و مختلف ہیں۔ایک ہی آیت کی تین تفسیریں مرزا قادیانی کے جھوٹوں کا سردار ہونے اور منافق ہونے کی واضح دلیل ہیں... اور مرزا قادیانی خود تسلیم کرتا ہے کہ جاہل، پاگل، مجنون اور منافق کے کلام میں تضاد ہوتا ہے۔

(ست بچن:صفحہ 31۔روحانی خزائن:جلد 10،صفحہ 143)

معلوم ہوا کہ خود مرزا قادیانی جاہل، پاگل، مجنون اور منافق ہے۔

مذکورۃ الصدر حمامۃ البشری کی عبارت میں ایک اور جھوٹ بھی ہے کہ یہ ''فَاَخْبَرَ رَسُوْلُ اللہِ ﷺ'' سے شروع ہوتا ہے... ہم پوچھتے ہیں کہ حضور ﷺ نے یہ کس حدیث میں خبر دی ہے؟ وہ حدیث پیش کریں۔یہ حضور ﷺ پر صریح افتراء اور بہتان ہے... اور آپ ﷺ نے فرمایا:

مَنْ كَذَبَ عَلَىَّ مُتَعَمِّدًا فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ۔

(صحیح بخاری:حدیث نمبر 1291۔صحیح مسلم:حدیث نمبر 3)

یعنی ''جس نے مجھ پر جان بوجھ کر جھوٹ بولا پس وہ اپنا ٹھکانہ جہنم میں بنالے۔''

لہٰذا یہ جھوٹ بول کر بھی مرزا نے اپنا ٹھکانہ جہنم میں بنالیا۔

جھوٹ نمبر 4:

ہمارے نبی ﷺ نے اور نبیوں کی طرح ظاہری علم کسی اُستاد سے نہیں پڑھا تھا مگر حضرت عیسٰی (علیہ السلام) اور حضرت موسیٰ (علیہ السلام) مکتبوں میں بیٹھے تھے اور حضرت عیسٰی نے ایک یہودی اُستاد سے تمام توریت پڑھی تھی۔..........سو آنے والے کا نام جو مہدی رکھا گیا سو اس میں یہ اشارہ ہے کہ وہ آنے والا علم دین خدا سے ہی حاصل کرے گا اور قرآن اور حدیث میں کسی اُستاد کا شاگرد نہیں ہوگا۔ سو مَیں حلفاً کہہ سکتا ہوں کہ میرا حال یہی حال ہے کوئی ثابت نہیں کرسکتا کہ مَیں نے کسی انسان سے قرآن یا حدیث یا تفسیر کا ایک سبق بھی پڑھا ہے یا کسی مفسر یا محدث کی شاگردی اختیار کی ہے۔ (ایام الصلح: صفحہ 147۔ روحانی خزائن: جلد 14، صفحہ 394)

یہ صریح جھوٹ ہے۔ حضرت موسیٰ وعیسٰی علیہما السلام نے کون سے مکتبوں میں بیٹھ کر تعلیم حاصل کی؟ یہ ان انبیاء علیہم السلام پر واضح الزام ہے، قرآن اور احادیث صحیحہ سے ثابت کرو کہ حضرت عیسٰی علیہ السلام نے کون سے یہودی عالم سے تورات پڑھی تھی۔ حالانکہ قرآن پاک میں ہے:

وَيُعَلِّمُهُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ وَالتَّوْرٰىةَ وَالْاِنْجِيْلَ۔ (آل عمران: 48)

یعنی ’’اور وہی (اللہ) اس کو (یعنی عیسی ابن مریم کو) کتاب وحکمت اور تورات وانجیل کی تعلیم دے گا۔ (آسان ترجمہ قرآن)

اسی طرح قیامت کے دن اللہ تعالیٰ فرمائیں گے:

وَاِذْ عَلَّمْتُكَ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ وَالتَّوْرٰىةَ وَالْاِنْجِيْلَ۔ (المائدہ: 110)

ترجمہ: (جب اللہ کہے گا اے عیسٰی ابنِ مریم! میرا انعام یاد کرو) اور جب میں نے تمہیں کتاب وحکمت اور تورات وانجیل کی تعلیم دی تھی۔

اس میں بھی تعلیم کی نسبت اللہ تعالیٰ نے اپنی طرف کی ہے۔ آگے جو مرزا قادیانی نے اپنے بارے میں لکھا ہے کہ میرا یہی حال ہے الخ۔ یہ بھی صاف جھوٹ ہے۔ ہم ثابت کرتے ہیں کہ مرزا کے متعدد اساتذہ تھے۔

کتاب البریہ: صفحہ 161 تا 163۔ روحانی خزائن: جلد 13، صفحہ 180، 181 کے

حاشیہ پر اس کے اپنے ہاتھوں سے لکھا اس کی تعلیم کا حال موجود ہے۔ جیسا کہ شروع میں گزر چکا ہے۔

مرزائی عذر:

مرزائی ان ہر دو حوالوں میں تاویل کر کے تطبیق کرتے ہیں کہ یہ سفید جھوٹ نہیں ہے، جو پڑھا ہے اس سے مراد قرآن کے ظاہری الفاظ ہیں اور جہاں لکھا کہ نہیں پڑھا اس سے مراد معارف ومعانی ہیں۔

جواب:

یہ تاویل متعدد وجوہ سے غلط ہے:

وجہ اول:

مرزا غلام اے نے (نعوذ باللہ) اپنے حال کو حضور علیہ الصلوۃ والسلام کے حال سے تشبیہ دی ہے کیا حضور ﷺ نے بھی ظاہری الفاظ کسی استاد سے پڑھے تھے؟ یہ اس کا تشبیہ دینا بتا رہا ہے کہ وہ خود یہاں ظاہری الفاظ اور معانی وغیرہ کا فرق مراد نہیں لے رہا۔

وجہ ثانی:

اس سے معارف ومعانی مراد لینا غلط ہے کیونکہ اس نے خود تین چیزیں بیان کیں:

(1) قرآن۔

(2) حدیث۔

(3) تفسیر۔

معارف ومعانی تو تفسیر میں ہوتے ہیں۔ یہ اس کا علیحدہ علیحدہ تحریر کرنا یعنی قرآن و حدیث اور تفسیر لکھنا اس پر دال ہے کہ وہ ظاہری الفاظ ومعارف دونوں کی نفی کر رہا ہے کہ دونوں میں میرا کوئی استاد نہیں۔

وجہ ثالث:

اس عبارت میں یہ تاویل کرنا کہ اس سے مراد صرف معارف ومعانی ہیں ٹھیک نہیں

ہے۔ کیونکہ اس عبارت میں مرزا نے قسم اٹھائی ہے سو میں یہ حلفا کہہ سکتا ہوں... الخ اور قسم میں ظاہر معنی مراد ہوتا ہے وہاں تاویل استثناء وغیرہ نہیں چل سکتے۔

ایک اہم اور قابل حفظ اصول:

مرزا قادیانی نے خود قسم کے متعلق اصول بیان کیا ہے، یہ بڑا اہم اصول ہے جو ہمیں نزولِ مسیح علیہ السلام کی احادیث میں بھی کام دے گا۔ جہاں نبی کریم ﷺ نے قسم اٹھا کر ایک مضمون بیان فرمایا ہے۔اسی طرح یہاں بھی یہ اصول کام دے گا... اور ایک جگہ مرزا قادیانی کا ایک مرید مرزا کی صفت میں یہ شعر کہتا ہے:

خدا سے تُو خدا تجھ سے ہے واللہ تیرا رتبہ نہیں آتا بیاں میں

مرزائی اس کی تاویل کرتے ہیں۔مگر چونکہ یہاں اُس نے والد کے لفظ سے قسم اٹھادی اس لیے تاویل نہیں چل سکے گی۔اس طرح یہ اصول بیشتر مواقع میں کام دے گا۔اصول یہ ہے:

والقسم یدل علی ان الخبر محمول علی الظاهر لاتاویل فیه ولا استثناء والا فا?یّ فائدة کانت فی ذکر القسم۔

(حمامة البشریٰ:صفحہ 15 حاشیہ۔روحانی خزائن: جلد 7،صفحہ 192)

ترجمہ: اور قسم صاف بتاتی ہے کہ یہ خبر (بات) ظاہری معنوں پر محمول ہے، نہ اس میں کوئی تاویل ہے اور نہ استثناء ہے۔ ورنہ قسم میں کون سا فائدہ ہے؟ (اردو ترجمہ حمامة البشریٰ:صفحہ 49)

علاوہ ازیں خود مرزا قادیانی نے تسلیم کیا ہے کہ تمام انبیاء کا کوئی استاد اور اتالیق نہیں ہوتا:

’’اور تمام نفوس قدسیہ انبیاء کو بغیر کسی استاد اور اتالیق کے آپ ہی تعلیم اور تادیب فرما کر اپنے فیوض قدسیہ کا نشان ظاہر فرمایا۔

(دیباچہ براہین احمدیہ:صفحہ 7۔روحانی خزائن: جلد 1،صفحہ 16)

جھوٹ نمبر 5:

’’احادیث صحیحہ میں آیا تھا کہ وہ مسیح موعود صدی کے سر پر آئے گا اور وہ چودھویں صدی کا مجدد ہوگا۔‘‘ (ضمیمہ براہین احمدیہ: حصہ پنجم،صفحہ 188۔روحانی خزائن: جلد 21،صفحہ 359)

اسی طرح مرزا قادیانی نے مزید لکھا ہے: بہت سے اہل کشف نے خدا تعالیٰ سے الہام پا کر خبر دی تھی کہ وہ مسیح موعود چودھویں صدی کے سر پر ظہور کرے گا اور یہ پیش گوئی اگرچہ قرآن شریف میں صرف اجمالی طور پر پائی جاتی ہے مگر احادیث کی رُو سے اس قدر تواتر تک پہنچی ہے کہ جس کا کذب عند العقل ممتنع ہے۔

(کتاب البریہ درحاشیہ:172،173۔روحانی خزائن: جلد13،صفحہ 205،206)

احادیث جمع کثرت ہے، اس لیے کم از کم دس احادیث صحیحہ متواترہ دکھاؤ جن میں مسیح موعود کے چودھویں صدی کے سر پر آنے کے الفاظ وغیرہ موجود ہوں۔مگر ہمارا دعویٰ ہے کہ مرزائی امت تا قیامت کوئی ایک بھی صحیح حدیث تو درکنار ضعیف یا مجہول بھی نہیں دکھا سکتے۔

جھوٹ نمبر 6:

اگر حدیث کے بیان پر اعتبار ہے تو پہلے ان حدیثوں پر عمل کرنا چاہیے جو صحت اور وثوق میں اس حدیث پر کئی درجہ بڑھی ہوئی ہیں۔مثلاً صحیح بخاری کی وہ حدیثیں جن میں آخری زمانہ میں بعض خلیفوں کی نسبت خبر دی گئی ہے خاص کر وہ خلیفہ جس کی نسبت بخاری میں لکھا ہے کہ آسمان سے اس کی نسبت آواز آئے گی کہ:

هٰذَا خَلِيْفَةُ اللّٰهِ الْمَهْدِيُّ۔ اب سوچو کہ یہ حدیث کس پایہ اور مرتبہ کی ہے جو ایسی کتاب میں درج ہے جو: اصح الکتب بعد کتاب اللہ ہے۔

(شہادۃ القرآن: صفحہ 41۔روحانی خزائن: جلد6،صفحہ 337)

جھوٹ بالکل جھوٹ! بخاری شریف میں اس قسم کی کوئی حدیث نہیں۔

اگر تم سچے ہو تو کوئی دلیل پیش کرو۔

قادیانی دھوکہ:

1۔ اس کے متعلق قادیانی جواب دیتے ہیں کہ یہ حدیث کنز العمال میں موجود ہے۔مگر ہمارا سوال یہ ہے کہ بخاری شریف سے دکھاؤ۔ کیونکہ مرزا نے بخاری شریف کا حوالہ دیا ہے۔

2۔ بعض دفعہ وہ ہمارے بعض علماء کے اس قسم کے حوالہ جات پیش کرتے ہیں کہ انہوں نے بھی غلط حوالہ دیا۔جواب یہ ہے کہ کیا ان کے غلط حوالہ دینے سے مرزا کی بات بھی بن جائیگی؟

ہر گز نہیں۔

3۔ ہمارے کسی عالم نے بطور استدلال اتنے زور سے غلط حوالہ نہیں دیا۔ عام حوالہ کا غلط ہو جانا اور بات ہے مگر اتنی تحدی اور زور وشور سے حوالہ دینا اور پھر حوالہ ہی غلط دینا یہ دھوکہ اور فریب ہے۔

4۔ اگر وہ کہیں کہ نسیانا لکھا گیا تو پھر اس کی معذرت ہونی چاہیے۔ مرزا قادیانی سے اس کی معذرت دکھاؤ اور کوئی سچا نبی نسیان اور بھول پر قائم نہیں رہ سکتا۔ کیونکہ انسان کا وقوع اور چیز ہے اور اس پر استقلال اور ثابت قدمی اَور چیز ہے۔

5۔ اگر وہ چالاکی سے کہیں کہ مرزا قادیانی کی غلطی نہیں بلکہ کاتب کی غلطی ہے... تو جواب یہ کہ آگے لکھے ہوئے الفاظ: اصح الکتب بعد کتاب اللہ'' (یعنی اللہ کی کتاب کے بعد کتابوں میں سے سب سے زیادہ صحیح کتاب) اس کی تردید کرتے ہیں۔

6۔ مرزا قادیانی خطاؤں سے معصوم ہونے دعوی کرتا ہے۔

(دیکھیے نور الحق، حصہ ثانیہ۔ روحانی خزائن: جلد 8، صفحہ 272)

اس لیے قادیانیوں کی تاویل غلط ہے۔

جھوٹ نمبر 7:

تین شہروں کا نام اعزاز کے ساتھ قرآن شریف میں درج کیا گیا ہے۔ مکہ اور مدینہ اور قادیان۔ (ازالہ اوہام: حصہ اول بر حاشیہ، صفحہ 77۔ روحانی خزائن: جلد 3، صفحہ 140)

جھوٹ نمبر 8:

پس اس حکیم و علیم کا قرآن کریم میں یہ فرمانا کہ 1857ء میں میرا کلام آسمان پر اٹھایا جائے گا یہی معنی رکھتا ہے کہ مسلمان اس پر عمل نہیں کریں گے۔

(ازالہ اوہام: حصہ دوم، صفحہ 728۔ در حاشیہ روحانی خزائن: جلد 3، صفحہ 490)

قادیانیو! 857 کا لفظ قرآن کریم میں دکھاؤ۔۔۔ کہاں لکھا ہے؟

جھوٹ نمبر 9:

تمام نبیوں کی کتابوں سے اور ایسا ہی قرآن شریف سے بھی یہ معلوم ہوتا ہے کہ خدا نے

آدم سے لے کر اخیر تک دنیا کی عمر سات ہزار برس رکھی ہے۔

(لیکچر سیالکوٹ۔ درروحانی خزائن: جلد 20، صفحہ 207)

اور قرآن شریف سے بھی صاف طور پر یہی نکلتا ہے کہ آدم سے اخیر تک عمر بنی آدم کی سات ہزار سال ہے اور ایسا ہی پہلی تمام کتابیں بھی باتفاق یہی کہتی ہیں۔

(لیکچر سیالکوٹ: صفحہ 8۔ روحانی خزائن: جلد 20، صفحہ 209، 210)

جھوٹ بالکل جھوٹ قرآن شریف اور تمام کتب سماوی اور انبیاء علیہم السلام پر یہ صریح بہتان عظیم ہے۔ کسی نبی سے بھی یہ ثابت نہیں کہ دنیا کی عمر سات ہزار سال ہوگی۔ بلکہ تمام انبیاء اس پر متفق ہیں کہ قیامت کا صحیح علم اللہ کے سوا کسی کو نہیں۔ اس کا صحیح علم کہ قیامت کس صدی میں آئے گی۔ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی نہیں جانتا۔ قرآن کریم نے کئی مقامات پر اس کی وضاحت کر دی۔

اگر تم سچے ہو تو کوئی دلیل پیش کرو۔

اگر شرم وحیا اور ایمان کی رتی ہے تو کسی نبی یا آسمانی کتاب سے صحیح حوالہ سے ثابت کر دیں۔

جھوٹ نمبر 10:

وقد سَبُّونی بکل سبٍّ فما رددتُ علیھم جوابھم۔

(مواہب الرحمٰن: صفحہ 18۔ روحانی خزائن: جلد 19، صفحہ 236)

ترجمہ: مجھے لوگوں نے ہر قسم کی گالی دی میں نے جواب نہیں دیا۔

یہ بالکل جھوٹ ہے کہ مرزا نے لوگوں کی گالیوں کا جواب نہیں دیا بلکہ خود اس نے تسلیم کیا ہے کہ میرے سخت الفاظ جوابی طور پر ہیں ابتداء سختی مخالفوں کی طرف سے ہے۔

(کتاب البریہ دیباچہ۔ روحانی خزائن: جلد 13، صفحہ 11)

نوٹ: مرزا قادیانی کی بدکلامی اور گالیوں کا نمونہ آپ اگلی تحریر میں ملاحظہ فرمائیں گے جہاں دودھ کا دودھ اور پانی کا پانی ہو جائے گا۔ ان شاء اللہ۔

مشق سبق نمبر 21

(1) کریکٹر مرزا پر گفتگو شروع کرنے کا طریقہ کیا ہے؟

(2) جھوٹ کے متعلق قرآن پاک کیا کہتا ہے؟

(3) جھوٹ کے متعلق مرزا قادیانی کے اپنے اقوال کیا ہیں؟

(4) مرزا قادیانی کے دس جھوٹ، فقط عبارت لکھیں۔

(5) مرزا قادیانی نے حضرت موسیٰ علیہ السلام وعیسیٰ علیہ السلام پر کیا جھوٹ بولا، وضاحت سے لکھیں۔